

بچے من کے سچے کا موضوعاتی و ارتقائ جائزہ-----

ہمارے اندر احساس ذمہ داری نے بڑی خامشی سے نہ صرف ایک گونا گونا اضافہ کر دیا ہے بلکہ۔۔۔ بچے من کے سچے۔۔۔۔۔ کے ترکیبی حُسن اور اس کے پس منظر میں موجود بے باکی 'بے ساختگی' کھرے پن اور نڈر پن کی طرف بھی ہماری توجہ پوری طرح مبذول کرانے میں کامیاب و کامران ٹھہرا ہے اس امر سے کسی کو مفر نہیں کہ حالیہ علمی 'ادبی و عمرانی حالات کا جائزہ اس نتیجے پر ہی پہنچتا ہے کہ صناعی دو رخى ملمع کارى اور فریبِ نظر نے حقائق کو مستور رکھنے میں بدرجہ کمال کامرانیاں سمیٹی ہیں تاریخ کا گہرا مطالعہ ہمیں یہ سمجھانے میں زیادہ وقت نہیں لیتا کہ حق پوشی کو مندرجہ بالا تمام تر عفریتی آلات آدمی کی اس نام نہاد ترقی کا شاخسانہ بلکہ منفی تحفہ ہیں۔ جس کا آغاز اتفاقی طور پر دو پتھروں کی رگر اور چنگاری کی برآمد سے ہوا تھا اسکے بعد شعور ارتقاء کے ساتھ ساتھ ہی چھپانے کی خو اور صلاحیت بڑھتی گی۔

عمرانی تاریخ سماجی روایات آنکھوں دیکھا حال سب اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ بچہ جب دنیا میں قدم رکھتا ہے تو وہ ہر دل عزیزی کے مقام معراج پر فائز ہوتا ہے۔ راحت جاں اور سرور قلب کا سامان ہوتا ہے۔ مگر ہرگزرتے لمحے کے ساتھ وہ دنیا سے شناسائی اور ہم آہنگی مراحل طے کرتا ہے آپ ہم سے بہتر جانتے ہیں کہ ہر تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں اور تصویر کو سمجھنے اور اس سے خط لینے کے لیے تاریک اور روشن ظاہر اور باطن ہر دو پہلو دیکھنے پڑتے ہیں اگر ہم اس اٹل عمرانی اصول کے خلاف جانے کی ناکام کوشش بھی کر کے دیکھیں تو قرین حقائق آشنائی ہمارا منہ چڑائے گی اور ہمارے مذکورہ بالا تصویر کے تذکرے پر اس کاہم پر تبصرہ اس کے سوا کچھ اور نہ ہو گا۔

جس زاویے سے دیکھا جائے بات پھر پھیرا کر وہی آ جاتی ہے کہ بچپن ہی انسانی زندگی کا بہترین دور ہے۔۔۔۔

موجودہ بے کیفی بے سکونی اور اداسی کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ انسان

"----- دو جمع دو برابر ہے چار-----"

کے چکر میں پڑ کر اپنی مرکزی صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ خداپرستی کی بجائے رو پرستی دوستی کی جگہ خود غرضی اور محبت کی جگہ وقت گزاری نے لے لی ہے اور بلا ساختہ یہ خو فریبی ہے جس کا نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پتوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جلد از جلد احساس زیاں اجاگر کیا جائے صنعت گری لفاظی اور سبز باغوں کی سیاحت سے بچنے کی تدابیر کی جائیں گریبان میں جھانکا جائے اور مٹی سے ربط بڑھایا جائے۔

قربان جائے قدرت خداوندی پر کہ جس نے توازن اور حسن کائنات کا ایسا انتظام متعارف کروا رکھا ہے کہ جس میں قیامت تک تفریق نہیں آ سکتی۔

عمرانی سماجی گروپی کثافتیں جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ قلبی کثافتوں میں ڈھل چکی ہیں ان کو سفرِ معکوس پر گامزن رکھنے کے لیے شاہراہ حق پر گامزن اللہ کے پیارے بندوں کی باطنی ڈیوٹیاں لگ رہی ہیں لگی ہیں اور لگ چکی ہیں اسی ڈیوٹی میں سے ایک خاصا حصہ قیسِ ادب محمد یوسف وحید کو بھی تفویض ہوا ہے جس کی علمی، ادبی اور عمرانی کاوشیں جہاں ادب میں نہ صرف اپنا لوہا منوا چکی ہیں بلکہ دادِ مہارت اور خراجِ تحسین بھی سمیٹ چکی ہیں۔

خدمت ادب اور شعور ادراک کے پروان کی ہر کاوش خواہ کہیں سے بھی ہو کسی سے بھی ہو المختصر اسے کار خیر سے ہی تعبیر کیا جائے گا۔ اس حوالے

سے محمد یوسف وحید کا رخیر کی روش اختیار کرنے والوں کے ہراول دستے میں نہ صرف شامل ہے بلکہ اس کمک میں اضافے کی بھی قابل ذکر مثالیں پیش کر چکا ہے۔ گمنام ادیبوں کے کام کو تلاش کر کے منظر عام پر لانے کے ساتھ ساتھ نئے شعرا ادبا اور لکھاریوں کی حوصلہ افزائی کر کے ان کے لیے سہولت کار کا کردار ادا کر کے انہیں ادب اور سٹیج کی دنیا میں متعارف بھی کروا دیا ہے اور اتنا پختہ عملداری سے کام لیا ہے کہ ان نو واردن کو اپنی جگہ بنانے میں دیر لگی ہے نہ دشواری محسوس ہوئی ہے۔ اس حوالے سے محمد یوسف وحید کو عالم ادب کا خاموش مجاہد کہا جائے تو یہ درست اور اتم درست ہو گا۔

"-----بچے من کے سچے-----" "الوحید ادبی اکیڈمی خانپور کا بہت پرانا رسالہ ہے جو باقاعدگی سے چھپ رہا ہے۔

حق، سچ، علم، حوصلہ افزائی، عملی تربیت، شعور و آگہی اس رسالے کے مقاصد بھی ہیں اور موضوعات بھی تصنع اور ملمع کاری کے اس دور میں یہ ایک سعادت ہے جس کا سہرا۔۔۔ بچے من کے سچے۔۔۔ کے مدیر محمد یوسف وحید کے سر سجتا ہے علاوہ ازیں سبق آموز کہانیاں، شخصی مضامین، کتب اور افراد کا تعارفی سلسلہ اسلامی مضامین، علاقائی ثقافت، کھیلوں کا فروغ، حمد و نعت، ادبی صفحہ و میرا انتخاب اشعار کے علاوہ دیگر مشترکہ دلچسپی کے کئی ایک موضوعات بھی شامل کئے گئے ہیں بلکہ اہل ذوق اور صاحبان فن کے لیے بھی کافی معاون اور معلومات افزا ثابت ہوئے ہیں۔

بچے من کے سچے کا مدیر فن اور شخصیت

کام، کام ار صرف کام کے پیام ناگریز کی گہرائی بور معنوی اعتبار سے اس کا ادراک کر لینا کوئی آسان کام نہ تھا مگر محمد یوسف وحید سے مل کر ایسا لگتا ہے کہ یہ مصرع تو کہا ہی ان کے لیے گیا تھا

"عمدہ گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں"

صاف ظاہر ہے خاندانی پس منظر کی پر چھائیاں نسل نوع کی عکاسی کر رہی ہوں تو حیران ہوئے بغیر انہیں عمرانی حقائق کی حیثیت سے لیا جائے گا اور تسلیم بھی کرنا پڑے گا کیونکہ جیسے جام شیرکو کہیں سے بھی دیکھا یا پرکھا جائے وہ جام شیر ہی ثابت ہو گا عمارتیں ہمیشہ اساسوں پر ہی اٹھتی ہیں اور قابلیت کی بنیاد یا ثبوت ڈگریاں نہیں بلکہ تربیت ہوا کرتی ہے۔ تربیت اور اس کا اطلاق ہی بتا دیتے ہیں کہ کسی کا خاندان کیسا ہو گا اب تو سائنس بھی ڈی این اے کے تحت ان باتوں کو بطور حقیقت منوا چکی ہے۔ انتہائی سادہ مزاج محمد یوسف وحید جب بولتا ہے تو سادہ مختصر اور بعض اوقات ادھورے جملوں کا حسن ترتیب اس امر کی گواہی دے رہا ہوتا ہے کہ لازماً ان کو میسر آنے والا ماحول اعلیٰ عمرانی روایات اور ان کی عمر عملی پروانیت اس سب کے پس پردہ ضرور کارفرما ہے میں ادب کی ادنیٰ سی طالبہ کی حیثیت سے حتیٰ المقدور تحقیق کی عادی ہوں اور اسی خو کے تقاضے نبھاتے ہوئے معلوم ہوا کہ بچے من کے سچے کے مدیر محمد یوسف وحید کے جد امجد جناب افغان صاحب محکمہ تعلیم میں پچاس سال تک اپنی بہترین صلاحیتوں کا لوہا منوا کر بطور ہیڈ ماسٹر نہایت اعزاز و اکرام سے ریٹائر ہوئے لیکن تعلیم تربیت کا مشن جاری رکھا جس کی بہترین مثالوں میں سے ایک کا نام محمد یوسف وحید ہے آپ کے والد صاحب بھی اسی طرح کے تابناک حوالے رکھتے ہیں اور بچے من کے سچے کے مدیر نے ان سب اعلیٰ اقدار اور صدی امانتوں کو نہ صرف سنبھالا بلکہ اپنی محنت سے ان میں نکھار پیدا کیا اور اگلی نسل میں اپنے تجربات کی روشنی میری فائین صورت میں پیش کرنے کے لیے اپنی ذات کو اس طرح وقف کیا کہ غیر جانبدار سچ پرستوں نے آپ کو بر ملاقیس ادب کہہ دیا مگر اس نے زبان حال سے فقط اتنا ہی جواب دیا۔۔۔

سب سے ملتا ہوں مگر سب سے جدا رہتا ہوں

وہ حقیقت ہوں جسے عشق کا ناداں سوچے

محمد یوسف وحید کے ادبی ذوق اور پھر اس ذوق کو پروان چڑھانے کے کئی ایک حوالے ہیں۔ جن میں شعور و ادراک الوحید ادبی اکیڈمی بچے من کے سچے کے علاوہ انٹرنیٹ، ادبی ویب اور اخبارات و جرائد کے علاوہ بھی کئی ایک نام لیے جا سکتے ہیں جن کا تفصیلی تذکرہ ہم ان شالہ آگے چل کر کریں گے۔

میں اپنے مقالے کے سلسلے میں کافی متفکر تھی لیکن بھلا ہو ہماری میڈم ڈاکٹر پروفیسر صنم شاکر صاحبہ کا جہنوں نے مشورہ دیا کہ آپ بچے من کے سچے پر کام کریں۔ میڈم صاحبہ کے اعلیٰ ذوق سے واقف ہوں اس لیے محمد یوسف وحید کا بطور مدیر بچے من کے سچے ایک قابل اعتماد سنجیدہ اور سچائی سے جڑا خاکہ میرے ذہن میں آیا تھا۔ ملاقات میں یہ خاکہ کتنا نکھر کر سامنے آیا اسکا تذکرہ آئندہ صفحات میں آپ کے سامنے رکھوں گی۔

بچے من کے سچے کے موضوعات اور ذیلی عنوانات-----

میں پہلے بھی عرض کر چکی ہوں کہ اردو ادب کی طالبہ کی حیثیت سے تحقیق کا خاصا ذوق اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے لہذا بچے من کے سچے کے کافی شمارے جو مجھے دستیاب ہوئے ہیں ان کے بغور مطالعے سے بچے من کے سچے کے مندرجہ ذیل دلچسپ پہلو میرے سامنے آئے ہیں جن میں سے کچھ اپنے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔

بچے من کے سچے کا ابتدائی خاکہ ۲۰۰۶ میں مدیر صاحب کے ذہن میں آیا ان کے مطابق ان دنوں محمد فرحان نامی ایک نوجوان لڑکا صدر بازار میں کام کرتا تھا جس نے اس خیال میں کافی دلچسپی دکھائی تعاون کا وعدہ کیا اور مل کر کام کرنے کا یقین دلایا لیکن پھر والدہ عالم کیوں وہ وعدہ پور نہ کر سکا مگر محمد یوسف وحید نے پس پائی قبول نہ کی اور بالآخر ۱۵ جنوری ۲۰۰۷ میں تنہا بچے من کے سچے کا شمارہ اللہ کے کرم سے منظر عام پر لانے میں کامیاب ہو گیا۔

شمارہ اول کی تعداد ۱۱۰۰ تھی اور کل صفحات سولہ جن میں سے چودہ بلیک اینڈ وائٹ جبکہ دو صفحات رنگین تھے۔ اس اولین شمارے کے سر ورق پر مینار پاکستان کی تصویر تھی۔

بچے من کے سچے کے خاص نمبرز-----

محمد یوسف وحید افراد میں سے فرد خاص ہے میں گزشتہ صفحات میں آپ کو اس خوبی سے آگاہ کر چکی ہوں۔ ان سے مل کر پتا چلا کہ محمد یوسف وحید ایک وسعت نظر رکھنے والا ادیب ہے جو ہر وقت آدمیوں کی بھیڑ میں خاص شخص، جگہ یا خاص شے کی تلاش میں رہتا ہے اور فکری پروان کے بل بوتے اس نے اپنی ادارک میں شائع ہونے والے ہر دلچیز رسالے بچے من کے سچے کے متعدد خاص نمبر علمی و ادبی اور ثقافتی حوالوں سے نکالے جو معلومات کا خزانہ بھی ہیں اور علمی، ادبی، ثقافتی اور عمرانی تاریخ کا بہترین امتزاج بھی ہیں فرداً فرداً ان خاص نمبرز کی جھلک درج ذیل ہے۔۔۔

۱۔۔ جشن آزادی نمبر

۲۔۔ کہانی نمبر ۱

۳۔۔ کہانی نمبر ۲

۴۔۔ ماں نمبر بچوں کے ادیب

۵۔۔ جشن پاکستان نمبر

۶۔۔ نشان مصطفیٰ نمبر

۷۔۔ کھیل کود نمبر

۸۔۔ چونسٹھ سال کا پاکستان نمبر

۹۔۔ علم و آگہی نمبر

۱۰۔۔ استاد نمبر

۱۱۔۔ تعلیم و تربیت نمبر

۱۲۔۔ خان پور نمبر

یاد رہے کہ خان پور نمبر ۱۵۰ صفحات پر مشتمل تھا جس میں خان پور کے تمام پہلو سماجی، ثقافتی، علمی ادبی، تاریخی اور عمرانی غرض یہ خانپور کی ایک مختصر تاریخ ثابت ہوا اور بہت مقبول ہوا۔

بچے من کے سچے ظاہر میں محض ایک ادبی رسالہ ہے مگر بادی النظر میں جمال فکر کا گلدستہ ہے جس میں جس جمالیات کی ضیافت کا بھر پور سامان میسر کیا گیا ہے۔

دیکھیے ذرا۔۔ بچوں کے ادیب نمبر اپریل، مئی اور جون ۲۰۱۸۔۔۔۔ درس انسانیت۔۔۔۔ درس کے بعد انسان کی خوب صورت، دلکش اور دل پسند چیز کی توقع کرتا ہے تو اس مرکب میں درس کو انسانیت سے جوڑ کر ایک حسن کا احساس پیدا کر دیا گیا ہے۔

ایمانیات ایمان افروز حکایات۔۔۔۔

غور کریں یہ حسن اتفاق نہیں بلکہ حسن ترتیب ہے جس میں مدیر محمد یوسف وحید کی انتظامی صلاحیتیں کار فرما ہیں۔ کیونکہ ایمان افروز حکایات کے فوراً بعد۔۔۔ دیا جلائیں۔۔۔ کا عنوان ہے یعنی ایمان افروز حکایات میں جو سیکھا ہے اس کو اب سیکھانا بھی ہے اور یوں علم نور آگہی کے پھیلاؤ میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ محنت اور قومی ترقی اگر کڑی سے کڑی ملائیں تو سبق دیا جا رہا ہے کہ علم حاصل کر لیا ہے تو اب محنت کرو اور قومی ترقی میں اپنا بھر پور کردار ادا کرو۔

نعمتوں پر شکر۔۔۔۔

گزشتہ سے پیوستہ کر کے دیکھیں پتا چلے گا اچھا علم حاصل کر لیا۔ محنت کر لی قومی ترقی میں اپنا بھر پور کردار ادا کر لیا اب بھی اترا نا نہیں غرور نہیں کرنا کیونکہ غرور کا سر ہمیشہ پچا ہوتا ہے بلکہ ان نعمتوں پر شکر کرو اور اللہ کے عاجز بندے بن کر مخلوق کی خدمت کرنا سیکھ لو۔

کتاب ایک شجر سایہ دار گزشتہ واقفیت سے ملائیں نعمتوں پر شکر کر لیا فخر چھوڑ دیا لیکن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ نہیں جانا بلکہ کتاب بہترین ساتھی ہے مزید علم حاصل کرو کہ نہ جاؤ کیونکہ جمود موت ہے۔

وہ چور تھی۔۔۔۔ گزشتہ تمام عنوانات خیر کے تھے اب شر سے محفوظ رہنے کی تعلیم دی جا رہی ہے اور ایک چور کی کہانی اور اس کا انجام آپ کے سامنے رکھا جا رہا ہے تاکہ اصلاح کا فریضہ ادا کیا جا سکے۔

گول لوگ۔۔۔ یہ بڑا دلچسپ عنوان ہے آپ نے سن رکھا ہو گا کہ دنیا گول ہے۔ میں اس پر حیران ہوتی تھی اور اب بھی ہوتی ہوں لیکن یوسف وحید صاحب بتا رہے ہیں کہ دنیا نہیں بلکہ لوگ گول ہیں۔

استاد کا احترام۔۔۔۔۔ گول لوگوں کا ذکر ہوا تھا جن کی وجہ سے اکثر انسان بہک جاتا ہے تو یوسف صاحب نے حسن ترتیب کے جادو کو بحال رکھتے ہوئے ہمیں یاد دلاتا ہے کہ استاد قوم کا محسن ہوتا ہے اس کا احترام کرو اور محسن کے ذیل میں بہت سے کرداروں کا احترام کرنے کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے۔

اقوالِ زریں۔۔۔۔۔

صرف اپنی بات سننے کی بجائے اگلا عنوان، دوسرے دانشوروں اور عظیم افراد کے اقوال پر عمل کا درس دے دیا گیا ہے اور اسی کو عاجزی کہتے ہیں جو بچے من کے سچے کے مدیر میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔

سوتیلی۔۔۔۔۔

دنیا کے نشیب و فراز سے روشناس کرانے کے لیے یہ کردار دیا گیا ہے تاکہ یہ احساس دلایا جاسکے کہ ہمیشہ سب اچھا نہیں ہوتا۔ دھوپ اور چھاؤں دونوں حق ہیں اور زندگی کا حصہ ہیں اور اللہ ہمیشہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے

ادبی صفحہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

اس آفاقی سچائی کو بہت خوبصورت انتخاب کے ذریعے اجاگر کیا گیا ہے اس پر مدیر بچے من کے سچے نہایت داد و تحسین کے مستحق قرار پائے ہیں۔
مٹکو کی عقل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس عنوان کے تحت یہ سبق دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ جس نے اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقل مند سمجھ لیا وہ نقصان میں رہے گا۔

شرارت سے توبہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حسن ترتیب کو مرحلہ وار سمجھانے کے بعد اب منفی رویوں سے توبہ کروائی جا رہی ہے اور یہی ایک اصلاح کار کا سب سے بڑا مقصد ہوا کرتا ہے۔

گڈ گڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ایک فطری عمل ہے کہ انسان یکسانیت سے گبھرا جاتا ہے اس لیے گڈ گڈی کر کے موڈ کو بدلنے کا انتظام موجود ہے۔

میں اعتراف کرتی ہوں کہ میں بہت کم لکھ سکتی ہوں آپ اپنی اعلیٰ فکر سے بہت سے اچھے نتائج برآمد کر سکتے ہیں مگر میں نے اپنا فرض ادا کرنے کی مخلصانہ کوشش کی ہے۔

اب جس کو چاہیے وہ لے لے روشنی

ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

ابواب بندی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باب اول

بچے من کے سچے کا موضوعاتی و ارتقائی جائزہ

۱: خوب صورت الفاظ کا استعمال

۲: قارئین کی دلچسپی کا خیال

- ۳: زبان و بیان کی پاسداری
- ۴: انتخاب میں مساوات
- ۵: سبق آموز عنوانات
- ۶: فطرت سے قریب تر عنوانات
- ۷: حسن اختصار
- ۸: مذہبی سمجی اور زمینی حقائق میں توازن
- ۹: قاری کی دلچسپی کا خیال

باب دوم

مدیر کی شخصیت اور فن

- ۱: ادب سے لگاؤ
- ۲: مشن سے لگن
- ۳: بے باکی
- ۴: توکل
- ۵: اپنے حصے کا دیا جلانا
- ۶: تنقید کو مشعل راہ بنا کر فائدہ اٹھانا
- ۷: انتظامی صلاحیت
- ۸: ہوا کا رخ سمجھنا اور راستہ اختیار کرنا
- ۹: عمل پر یقین
- ۱۰: فرض شناسی
- ۱۱: فرد شناسی
- ۱۲: نمود و نمائش سے بیزاری
- ۱۳: موتی سنبھالنا پتھر سے بچنا
- ۱۴: پھول باٹنے کی آرزو اور عمل
- ۱۵: جو پڑھا جو سیکھا
- ۱۶: وقت کو استاد ماننا اور سیکھتے رہنا

باب سوم

بچے من کے سچے کا ارتقاء سفر

- ۱: ابتدا
- ۲: اول خاکہ
- ۳: وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا
- ۴: گا میرے منوا گاتا جا رہے
- ۵: توفیق من جانب اللہ پہلا شمارہ
- ۶: میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
- ۷: پہلے تین سال
- ۸: اگلے دو سال
- ۹: دوسرے پانچ سال
- ۱۰: عشرہ عشرہ سفر

باب چہارم

موضوعاتی دھنک اور خاص نمبر

- ۱: مدیر کی وسعت نظری
- ۲: دلیرانہ فیصلے
- ۳: تندہی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
- ۴: خوب سے خوب تر کی تلاش

۵: خاص نمبر

۶: خان پور نمبر

باب پنجم

بچے من کے سچے سے جڑی علمی، ادبی، روحانی اور سماجی شخصیات

۱: چیف ایڈیٹر اول

۲: چیف ایڈیٹر دوئم

۳: ایڈیٹر

۴: اسسٹنٹ ایڈیٹر

۵: جز وقتی معاونت

۶: جن کا شکریہ فرض ہے

باب ششم

ایڈیٹر بچے من کے سچے سے متفرق ادبی کارنامے اور اعزازت

۱: سہ ماہی شعور و ادراک

۲: شعور و ادراک کے خصوصی گوشے

۳: سید محمد فاروق القادری خصوصی گوشہ

۴: حفیظ شاہد کے حوالے سے خدمات

۵: الوحید ادبی اکیڈمی کا قیام اور ارتقاء سفر

باب ہفتم

حسن انتخاب اور ذوق پروری میں بچے من کے سچے کا کردار

۶۹